



منقبت

ہے لب پہ میرے نام بس اب ایسے حسین کا
لے کر جو گیا تھا کبھی دل اہل زمیں کا

آیا تھا ہمیں ایک جھلک اپنی دکھانے
مہماں تو تھا یارو مگر عرشِ بریں کا

ارشادِ خداوند ہمیں آکے سنائے
متلاشی تھا ہر وقت وہ شاگردِ ذہیں کا

کردے جو فراموش اسے کون سا دل ہے
اس کا تھا وہ ہوجاتا، نہ ہوتا جو کہیں کا

نائبِ وہ نبی کا تھا، اولادِ علی تھا
ہر ذرہ غزلِ خواں ہے اس ماہِ جبیں کا

وہ کون تھا اور کیا تھا، بس اتنا ہی سنا ہے
کہتے ہیں وہ محبوب تھا اس ظفرِ حزیں کا

حضرت سیّد محمد ظفر مشہدی قادری
رحمة اللہ علیہ

